عمومی جائزہ

عمومی جائزہ

پاکستان کے مالی شعبے نے اپنی مضبوطی برقرار رکھی اور 2024ء کے دوران 17.8 فیصد کی مناسب رفتار سے ترقی کی (**جدول 1**)۔ مالی گہرائی یعنی اثاثوں اور جی ڈی پی کا تناسب 2023ء کے 61.7 فیصد سے بڑھ کر 64.8 فیصد ہو گئی۔

2024ء کے دوران عالمی اور ملکی کلّی معاشی ماحول میں مہنگائی میں کمی اور زری پالیسی کی تبدیلیاں نمایاں رہیں۔ 2024ء میں عالمی معیشت کی نمو 3.2 فیصد رہی، جو 2023ء کی 3.3 فیصد نمو کے مقابلے میں قدرے کم تھی۔ ساختی چیلنجز، جیسے کمزور سرمایہ کاریاں، پیداواری صلاحیت کی سست رفتار نمو، قرضوں کی بلند سطح اور آبادیاتی دباؤ، عالمی اقتصادی سرگرمی کو محدود کرتے رہے۔[1] ترقی یافتہ معیشتوں (اے ایز) میں اقتصادی نمو 1.7 فیصد پر مستحکم رہی، جبکہ ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں (ای ایم ڈی ایز) میں یہ شرح 2023ء کے 4.4 فیصد کے مقابلے میں 2024ء کے دوران کم ہو کر 4.2 فیصد رہ گئی۔ 2024ء کے دوران عالمی مہنگائی گھٹ کر 5.7 فیصد رہ گئی جو 2022ء میں 8.6 فیصد کی بلند ترین سطح پر تھی (2023ء میں 6.7 فیصد)۔ اسی طرح، زیر جائزہ سال کے دوران بیشتر مرکزی بینکوں نے زری پالیسی میں نرمی اختیار کی۔[2] نتیجتاً، عالمی مالی حالات میں نرمی آئی، جس کا اظہار شرحِ سود میں کمی سے ہوا؛ تاہم سال کے اختتام پر تجارتی پالیسی سے متعلق غیر یقینی صورتِ حال میں تیزی سے اضافے کے باعث ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں کے لیے مالی حالات نسبتاً سخت ہو گئے (دیکھیے باب 1)۔[3]

ملکی محاذ پر، کلّی معاشی حالات میں نمایاں بہتری دیکھنے میں آئی، کیونکہ معیشت کی شرحِ نمو 2024ء کے دوران 2.2 فیصد رہی، جبکہ 2023ء میں 0.2 فیصد کا سکڑاؤ ریکارڈ کیا گیا تھا۔ آئی ایم ایف کے اسٹینڈ بائی ارینجمنٹ (IMF-SBA) پروگرام کی کامیاب تکمیل، زرِمبادلہ کے استحکام، اور مہنگائی میں کمی کی رفتار میں اضافے نے 2024ء میں کلّی معاشی بحالی کے لیے بنیاد فراہم کی بنیاد رکھی۔ جون 2024ء سے پالیسی ریٹ میں مسلسل کمی (2024ء کے دوران مجموعی طور پر 900 بیسس پوائنٹس کی کمی)، آئی ایم ایف کی توسیعی فنڈ سہولت (ای ایف

جدول 1: مالی شعبے کے اثاثوں کی ترکیب

	2022ء	2023ء	2024ء
اثاثے–ارب روپے			
خردمالکاری بینک	753	771	1,069
ترقیاتی مالی ادارے	1,431	2,338	1,979
غیر بینک مالی ادارے	2,563	3,447	6,204
بیمہ	2,580	2,949	3,375
سی ڈی این ایس	3,390	3,179	3,227
بینک	35,796	46,364	53,693
کُل	**46,513**	**59,048**	**69,547**
اثاثوں میں سال بسال نمو (فیصد)			
خردمالکاری بینک	29.4	2.4	38.5
ترقیاتی مالی ادارے	165.7	63.3	-15.3
غیر بینک مالی ادارے	26.7	34.5	80.0
بیمہ	20.2	14.3	14.4
سی ڈی این ایس	-12.7	-6.2	1.5
بینک	19.1	29.5	15.8
مجموعی مالی شعبہ	**18.6**	**27.0**	**17.8**
مجموعی اثاثوں میں فیصد حصہ			
خردمالکاری بینک	1.6	1.3	1.5
ترقیاتی مالی ادارے	3.1	4.0	2.8
غیر بینک مالی ادارے	5.5	5.8	8.9
بیمہ	5.5	5.0	4.9
سی ڈی این ایس	7.3	5.4	4.6
بینک	77.0	78.5	77.2
اثاثے بطور جی ڈی پی کا فیصد			
خردمالکاری بینک	1.1	0.9	1.0
ترقیاتی مالی ادارے	2.0	2.6	1.8
غیر بینک مالی ادارے	3.6	3.8	5.8
بیمہ	3.6	3.3	3.1
سی ڈی این ایس	4.7	3.5	3.0
بینک	50.1	51.5	50.0
مجموعی اثاثے	**65.2**	**65.5**	**64.8**

ماخذ: اسٹیٹ بینک، ایس ای سی پی، سی ڈی این ایس اور پی بی ایس

[1] اقوامِ متحدہ (2025ء)۔ عالمی اقتصادی صورتِ حال اور امکانات، جنوری۔

[2] نومبر 2024ء تک 108 میں سے 67 مرکزی بینکوں زری نرمی (Easing) کے مرحلہ میں تھے، (دسمبر 2023ء میں 31)، جبکہ مزید 20 مرکزی بینکوں کے جلد اس مرحلے میں داخل ہونے کا امکان تھا۔

[3] بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (2025ء)۔ عالمی اقتصادی منظر نامہ: اپ ڈیٹ، جنوری

ایف) کا حصول، اور موڈیز اور فچ [4] کی جانب سے ملکی کریڈٹ ریٹنگ میں بہتری نے مارکیٹ کے احساسات کو مزید تقویت دی۔ اہم بات یہ ہے کہ، کرنٹ اکاؤنٹ بیلنس میں بہتری، مالیاتی نظم و ضبط کا تسلسل، اور عالمی سطح پر اجناس کی نسبتاً سازگار قیمتوں نے بھی کلّی معاشی استحکام کی بحالی میں کلیدی کردار ادا کیا۔

استحکامی پالیسیوں کے نفاذ اور رسدی رکاوٹوں میں نرمی کے نتیجے میں، 2024ء کے دوران اوسط مہنگائی کم ہو کر 12.6 فیصد رہ گئی، جبکہ ایک سال قبل یہ 30.8 فیصد تھی۔ مزید بر آں، مضبوط بر آمدات اور بیرونِ ملک مقیم پاکستانی کارکنوں کی ترسیلاتِ زر میں نمایاں اضافے کی بدولت کرنٹ اکاؤنٹ بیلنس 2024ء میں 0.7 ارب ڈالر کے سرپلس میں تبدیل ہو گیا، جبکہ 2023ء میں 1.0 ارب ڈالر کا خسارہ ہوا تھا۔ کرنٹ اکاؤنٹ میں بہتری اور آئی ایم ایف کی مالی معاونت کے باعث، خالص سرکاری بیرونی آمدنی میں کمی کے باوجود، اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر 2023ء کے اختتام پر 8.2 ارب ڈالر سے بڑھ کر 2024ء کے اختتام تک 11.70 ارب ڈالر ہو گئے۔ بیرونی کھاتے کی صورتِ حال میں بہتری کے ساتھ، ملکی رسک پریمیم [5] 2024ء میں کم ہو کر اوسطاً 17.8 فیصد رہ گیا جبکہ 2023ء میں اوسطاً 47.7 فیصد تھا۔ حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ مجموعی مالیاتی خسارے میں کمی کے ساتھ ساتھ، معیشت نے مالی سال 07ء کے بعد پہلی مرتبہ پرائمری سرپلس حاصل کیا۔ [6] مزید یہ کہ، اعتمادِ کاروبار کا اشاریہ 2024ء کے دوران، علاوہ جولائی، پورے سال 50 کی حد سے زائد رہا (دیکھیے **باب 1**)۔

2024ء کے دوران مالی منڈیوں میں اتار چڑھاؤ نمایاں طور پر کم ہوا، جو کلّی معاشی ماحول میں مسلسل بہتری کے اثرات کی عکاسی کرتا ہے۔ زرمبادلہ کی منڈی میں احساسات پُرسکون رہے نیز روپے اور ڈالر کی یکسانیت پورے سال مستحکم رہی۔ یہ استحکام کرنٹ اکاؤنٹ کی بہتر صورتِ حال، آئی ایم ایف کے ساتھ کامیاب انتظامات، زرمبادلہ کی منڈی میں اصلاحات اور انتظامی اقدامات، فارورڈ واجبات میں کمی اور زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافے کا نتیجہ تھا۔ ان پیش رفتوں اور بہتر معاشی امکانات کے تناظر میں، ایکویٹی مارکیٹ ریکارڈ سطح تک پہنچ گئی، جہاں کے ایس ای 100 انڈیکس دسمبر 2024ء میں بلند ہو کر 116,169 کی تاریخی بلند ترین سطح پر پہنچ گیا۔ 2024ء کے دوران میوچل فنڈز اور انشورنس کے شعبے ایکویٹیز کے سب سے بڑے خالص خریدار رہے۔ مثبت پہلو یہ ہے کہ بینکوں کے محدود انکشاف کے باعث محتاط حدود کے سبب ان منڈیوں میں کسی بھی منفی اتار چڑھاؤ سے بینکاری شعبے کو لاحق خطرات قابو میں رہے۔ بازارِ زر میں، شبینہ ریپو ریٹ میں چند مواقع پر نسبتاً بلند اتار چڑھاؤ دیکھا گیا، جو پالیسی ریٹ میں کمی سے ہم آہنگ ردوبدل کی عکاسی کرتا ہے۔ تاہم، اس کے باوجود مارکیٹ منظم انداز میں کام کرتی رہی (دیکھیے **باب 2**)۔

بینکاری شعبہ، جو مالی شعبے کے مجموعی اثاثہ جاتی حجم کا تقریباً 77.0 فیصد حصے کا حامل ہے، اس نے اپنی آپریشنل اور مالی مضبوطی برقرار رکھی اور بینکاری خدمات کی بلا تعطل فراہمی کو یقینی بناتے ہوئے اقتصادی سرگرمیوں کی معاونت جاری رکھی۔ اس شعبے کے اثاثہ جاتی حجم میں 2024ء کے دوران 15.8 فیصد اضافہ ہوا (2023ء میں 29.5 فیصد)۔ بیلنس شیٹ کی نمو میں سست روی کی بنیادی وجہ سرمایہ کاری میں نمایاں کمی تھی، جس کی نمو 2024ء میں 14.5 فیصد رہی، جبکہ ایک سال قبل یہ 41.4 فیصد تھی۔ تاہم، ایڈوانسز میں 29.8 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا، جو 2005ء کے بعد سب سے زیادہ تھا۔ تاہم، نجی شعبے کے ایڈوانسز میں اضافے کا 90 فیصد سے زائد حصہ 2024ء کی آخری سہ ماہی میں ہوا، جو دیگر بشمول دیگر عوامل اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ بینکوں نے دسمبر 2024ء کے اختتام تک ایڈوانسز اور ڈپازٹس کی شرح (اے ڈی آر) کے اہداف پورے کرنے کے لیے جارحانہ کوششیں کیں، تاکہ حکومتی سیکیورٹیز سے حاصل ہونے والی آمدن پر اضافی ٹیکس سے بچا جاسکے۔ مزید بر آں، مالی حالات میں نرمی (شرحِ سود میں کمی اور زرِمبادلہ کے استحکام کے باعث)، معاشی سرگرمیوں میں بہتری، اور بینک کریڈٹ کی موسمی طلب (مثلاً زرعی کاروبار اور ٹیکسٹائل کے شعبے سے) نے بھی ایڈوانسز کی طلب میں اضافہ کیا۔

---

[4] جولائی 2024ء میں فچ نے پاکستان کی کریڈٹ ریٹنگ CCC سے بڑھا کر +CCC کر دی۔ اسی طرح اگست 2024ء میں موڈیز نے پاکستان کی کریڈٹ ریٹنگ Caa3 سے بڑھا کر Caa2 کر دی۔

[5] بلومبرگ کی رپورٹ کے مطابق اس سے مراد پاکستان کا 5 سالہ کریڈٹ ڈیفالٹ سویپ ہے۔

[6] مالی سال 24ء میں مالیاتی خسارہ کم ہو کر 6.8 فیصد رہ گیا، جو مالی سال 23ء میں 7.8 فیصد تھا۔ مزید بر آں، مالی سال 24ء میں پرائمری سرپلس جی ڈی پی کے 0.9 فیصد کے برابر ریکارڈ کیا گیا۔

مالکاری کے لحاظ سے، اے ڈی آر سے متعلق پیش رفت نے ڈپازٹس کی نمو کو محض 9.1 فیصد تک محدود رکھا، جو گذشتہ 21 برسوں میں ڈپازٹ جمع ہونے کی کم ترین سطح ہے، سوائے 2022ء کے جب اسی نوعیت کی اے ڈی آر سے متعلق پالیسی کے تحت نمو 8.0 فیصد رہی تھی۔ اسی طرح، بینکوں کا مالی اداروں سے قرضوں پر انحصار مزید بڑھ گیا، کیونکہ 2024ء میں اثاثہ جات کا 27.9 فیصد حصہ قرضوں کے ذریعے پورا کیا گیا تھا، جبکہ 2023ء میں یہ شرح 25.2 فیصد اور 2022ء میں 21.9 فیصد تھی۔

بینکاری شعبے کا خطرہ قرض موزوں اور اطمینان بخش حد کے اندر رہا، کیونکہ غیر فعال قرضوں (این پی ایلز) اور مجموعی قرضوں کا تناسب دسمبر 2024ء میں کم ہو کر 6.3 فیصد رہ گیا، جو دسمبر 2023ء میں 7.6 فیصد تھا۔ اہم بات یہ ہے کہ قرضوں کے نقصانات کے لیے مختص الاؤنسز اور تموین کی مقدار غیر فعال قرضوں کے موجودہ حجم سے زیادہ رہی، یعنی 103.9 فیصد (جبکہ ایک سال قبل یہ شرح 92.7 فیصد تھی)۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ بینکاری قرضوں کے جزدان کا بیشتر حصہ بڑے کارپوریٹ قرضہ گیروں پر مشتمل ہے، جن کی عمومی طور پر کریڈٹ اہلیت بہتر اور کاروباری کارکردگی کا ریکارڈ مستحکم ہوتا ہے۔ اس امر نے شدید دباؤ کا شکار کلّی معاشی حالات کے باوجود خطرہ قرض کو قابو میں رکھنے میں مدد دی۔

مارکیٹ کے خطرے کی حرکیات نے کوئی سنگین تشویش نہیں پیدا کی۔ زرمبادلہ اور ایکویٹی منڈیوں میں بینکوں کے محدود انکشاف کے پیشِ نظر، شرح مبادلہ اور ایکویٹی قیمتوں میں منفی تبدیلیوں سے پیدا ہونے والے خطرات 2024ء کے دوران قابو میں رہے۔ تاہم، طویل مدتی حکومتی سیکیورٹیز میں نمایاں اضافے کے باعث بینکوں کی شرحِ سود کے خطرے کے حوالے سے حساسیت میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کے باوجود، بینکوں کے پاس سرمائے کے مناسب بفرز موجود ہیں اور اس خطرے کے لیے ان کی حساسیت محدود رہی، کیونکہ ان سرمایہ کاریوں کا بڑا حصہ رواں شرح آلات پر مشتمل ہے۔

بینکوں کا خاکۂ سیالیت مستحکم رہا، کیونکہ ان کی اثاثہ جاتی اساس کا بڑا حصہ پست خطرے والی حکومتی سیکیورٹیز پر مشتمل تھا، جو خاصی فعال ثانوی منڈی کی حامل ہیں۔ یہ شعبہ بازل سوم کے سیالیت کے معیارات، جیسے سیالیت کی کوریج کی شرح (ایل سی آر) اور خاصی مستحکم فنڈنگ کی شرح (این ایس ایف آر) کی پابندی کرتا رہا، جو دسمبر 2024ء کے اختتام پر بالترتیب 206.0 فیصد اور 161.0 فیصد تھیں۔

شعبۂ بینکاری کا بعد از ٹیکس منافع 0.2 فیصد کے معمولی اضافے سے 644 ارب روپے تک پہنچ گیا، جبکہ 2023ء میں اس میں 90.9 فیصد کا نمایاں اضافہ ہوا تھا۔ آمدنی میں کمزور نمو کی بنیادی وجوہات میں خالص سودی آمدنی میں کمی، ٹیکس کی شرح میں اضافہ، اور ایک بڑے بینک کی جانب سے یک بارگی (ون آف) غیر معمولی اضافی خرچ شامل تھا۔ اثاثوں پر منافع (بعد از ٹیکس آر او اے)، گذشتہ سال کے 1.6 فیصد کے مقابلے میں کم ہو کر 1.3 فیصد رہ گیا، جبکہ ایکویٹی پر منافع ((بعد از ٹیکس آر او ای) بھی ایک سال قبل کے 27.1 فیصد سے کم ہو کر 21.5 فیصد پر آ گیا۔ مزید یہ کہ بڑھتے ہوئے ٹیکس اخراجات اور وہ ٹیکس پالیسیاں جو بینکوں کے کاروباری فیصلوں کو براہِ راست متاثر کرتی ہیں، زری پالیسی کی ترسیل، مالیاتی استحکام اور مالی شعبے کی ترقی کے لیے مضمرات کی حامل ہیں۔ مثال کے طور پر، بڑھتے ہوئے ٹیکس چارجز منافع میں کمی کا باعث بنتے ہیں، نئے سرمایہ کے بہاؤ میں رکاوٹ ڈالتے ہیں، جدت اور کارکردگی میں بہتری کے سرمایہ کاری محرکات کو کم کرتا ہے، اور ڈپازٹس جمع ہونے کی رفتار کو متاثر کرتا ہے۔

شعبۂ بینکاری کی ادائیگی قرض کی صورتِ حال میں مزید بہتری دیکھی گئی، کیونکہ شرحِ کفایتِ سرمایہ (سی اے آر) دسمبر 2024ء کے اختتام تک 20.6 فیصد تک پہنچ گئی (دسمبر 2023ء میں 19.7 فیصد)۔ محفوظ منافع اور سیکیورٹیز کے نو قدرپیمائی فوائد نے ضوابطی سرمائے کو بڑھایا، جو بہ وزن خطر اثاثوں سے زائد رہا۔ حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ موجودہ سی اے آر کی سطح ملکی اور بین الاقوامی کم از کم معیار 11.5 فیصد اور 10.5 فیصد سے کہیں زیادہ ہے۔ سرمائے کے مضبوط بفرز کے ساتھ، بینکاری شعبہ بالعموم قرض گاری کے انکشاف کو بڑھانے کی موزوں صورتِ حال میں ہے، اور خاص طور پر زرعی شعبے اور چھوٹے و درمیانے کاروباری اداروں (ایس ایم ایز) جیسے ترجیحی شعبوں میں سرمایہ کاری کر کے ملکی اقتصادی ترقی کو فروغ دینے میں اپنا کردار ادا کر سکتا ہے (دیکھیے **باب 3**)۔

اسلامی بینکاری اداروں (آئی بی آئیز) نے زیرِ جائزہ سال کے دوران شاندار کارکردگی دکھائی۔ برانچوں کے نیٹ ورک میں 1,072 کی نمایاں توسیع کے ساتھ، آئی بی آئیز کے اثاثہ جات میں بھی 2024ء میں 23.1 فیصد نمایاں اضافہ دیکھا گیا، جو اب بینکاری شعبے کے مجموعی اثاثہ جات کا 20.6 فیصد ہیں۔ سرمایہ کاری اور مالکاری دونوں میں دوہندسی شرح نمو دکھائی دی، تاہم اثاثہ جات کے حجم میں اضافہ بنیادی طور پر سرمایہ کاری کی بدولت ہوا۔ ڈپازٹس میں 17.1 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ مالی اصابت کے لحاظ سے، آئی بی آئیز نے مستحکم صورتِ حال برقرار رکھی۔ اثاثہ جات کے معیار کے اشاریے محدود خطرہ قرض کی عکاسی کرتے ہیں، بعد از ٹیکس آمدنی نے مجموعی بینکاری شعبے کی نفع آوری میں 42.3 فیصد حصہ ڈالا، اور سرمائے کے بفرز مضبوط رہے (دیکھیے **باب 3 کا باکس 3.1**)۔

مائیکروفنانس بینکوں (ایم ایف بیز) کے اثاثہ جات میں 2024ء کے دوران مضبوط اضافہ دیکھا گیا، تاہم متعدی شرح 6.7 فیصد سے بڑھ کر 9.7 فیصد ہوگئی۔ مزید برآں، یہ شعبہ مسلسل چھٹے سال خسارے میں رہا اور مجموعی شرحِ کفایتِ سرمایہ 2023ء کے 7.6 فیصد سے کم ہو کر 2024ء میں 2.6 فیصد رہ گئی، جبکہ ضوابطی تقاضا 15 فیصد ہے۔ سی اے آر میں کمی بنیادی طور پر تموینی اخراجات میں نمایاں اضافے، خاص طور پر ایک بڑے ایم ایف بی کی وجہ سے ہوئی۔ یہ شعبہ مالی شعبے کے مجموعی اثاثہ جات میں صرف 1.5 فیصد حصہ رکھتا ہے اور نسبتاً کم نظامی خطرے کا حامل ہے۔ تاہم، مالی شمولیت کے نقطہ نظر سے ایم ایف بیز اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ شعبہ کم آمدنی والے اور مالی طور پر کم سہولیات یافتہ افراد کی مالی ضروریات کو پورا کرتا ہے، اور اس کے صارفین کا حجم کمرشل بینکوں کے مقابلے میں کافی زیادہ ہے۔ چنانچہ، شعبے کے استحکام، مالی شمولیت اور روزگار کے فروغ میں کردار کی حمایت کے لیے، اسٹیٹ بینک انفرادی اداروں کے ساتھ ساتھ پورے شعبے کی نگرانی اور مشغولیت کو جاری رکھتا ہے (دیکھیے **باب 5**)۔

نان بینک مالی شعبے میں 2024ء کے دوران ملا جلا رجحان دکھائی دیا۔ ترقیاتی مالی اداروں (ڈی ایف آئیز) کے اثاثوں میں 15.3 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی، جس کی بنیادی وجہ سرمایہ کاری میں 18.6 فیصد کمی تھی، جبکہ 2023ء میں سرمایہ کاری کی بدولت 63.3 فیصد کی مضبوط نمو دیکھنے میں آئی تھی۔ نیز، ایڈوانسز میں 2024ء میں صرف 1.5 فیصد محدود نمو دکھائی دی۔ اہم بات یہ ہے کہ ڈی ایف آئیز کی اسٹیٹ بینک سے قرض گیری میں نمایاں کمی آئی، جبکہ بینکوں سے قرض گیری میں اضافہ ہوا۔ اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریوں میں معمولی بگاڑ آیا، تاہم آمدنی اور ادائیگی قرض کی صلاحیت مستحکم رہی (دیکھیے **باب 6.1**)۔

نان بینک مالی اداروں (این بی ایف آئیز) کے اثاثہ جات میں 2024ء میں 80.0 فیصد اضافہ ہوا (2023ء میں 34.5 فیصد نمو)، جو بہتر معاشی حالات اور اے ڈی آر سے متعلق ٹیکس پالیسی کے اثرات کے باعث بینکوں سے این بی ایف آئیز کی جانب فنڈز کی منتقلی کے اثرات کو ظاہر کرتا ہے۔ میوچل فنڈز، جو اس شعبے کے اثاثوں میں 71.5 فیصد حصہ رکھتے ہیں، 2024ء میں تقریباً دوگنے ہوگئے۔ اس نمایاں توسیع کی بنیادی وجہ بازارِ زر اور اسلامی آمدنی فنڈز تھے۔ ایکویٹی مارکیٹ فنڈز، جو میوچل فنڈز کا نسبتاً چھوٹا حصہ یعنی 10 فیصد بنتے ہیں، میں بھی سال کے دوران ایکویٹی مارکیٹ میں اضافے کے باعث 107.2 فیصد شاندار اضافہ دیکھا گیا۔ این بی ایف آئیز کے شعبۂ قرض کے اثاثوں میں 89.4 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا، جو سازگار شرح سود اور نان بینک مائیکروفنانس کمپنیز (این بی ایم ایف سیز) اور سرمایہ کاری مالی کمپنیوں (آئی ایف سیز) کو بینکوں کی جانب سے فراہم کردہ کریڈٹ لائنز کے اثرات کی عکاسی کرتا ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ بینکاری شعبے اور این بی ایف آئیز کے درمیان بین الشعبہ انکشاف سے پیدا ہونے والے نظامی خطرات محدود رہے (**باب 6.2** دیکھیے)۔

شعبۂ بیمہ کے اثاثہ جات میں 2024ء کے 9 مہینوں کے دوران 14.4 فیصد کا معقول اضافہ دیکھا گیا (2023ء کے 9 مہینوں میں 11.2 فیصد)۔ تاہم، حیاتی بیمہ کے شعبے کی پریمیم آمدنی میں 4.1 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی، کیونکہ حکومت نے بعض صحتِ عامہ کے بیمہ منصوبے ختم کر دیے۔ اس کے برعکس، غیر حیاتی بیمہ کے شعبے کے پریمیم میں 2024ء کے 9 مہینوں کے دوران 16.9 فیصد اضافہ ہوا، جس کی بنیادی وجہ گاڑیوں کی قیمتوں میں اضافہ اور اقتصادی سرگرمیوں کی بحالی کے دوران گاڑیوں کی فروخت میں بحالی تھی (**باب 6.3** دیکھیے)۔

مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچر (ایف ایم آئیز) نے 2024ء کے دوران مستحکم کارکردگی اور آپریشنل مضبوطی کے ذریعے مالی نظام کے استحکام کی معاونت جاری رکھی۔ پاکستان بین البینک بروقت چکتائی کے نظام (پرزم) کے تحت بڑی رقم کے

لین دین کا حجم اور مالیت نمایاں رفتار سے بڑھی۔ اسی دوران، خردہ لین دین بھی حجم اور مالیت دونوں لحاظ سے قابلِ ذکر رفتار سے بڑھا۔ ای-بینکنگ خردہ لین دین میں مسلسل اہم کردار ادا کررہی ہے۔ مثبت پہلو یہ ہے کہ اے ٹی ایم کا ڈاؤن ٹائم مزید کم ہو کر 2024ء میں 3.0 فیصد رہ گیا، جو گذشتہ پانچ سالوں میں سب سے کم سطح ہے۔

قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک نے ڈجیٹل خدمات کو فروغ دینے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں۔ مثال کے طور پر، راست (Raast) کے مختلف ماڈیولز متعارف کرائے گئے ہیں تاکہ بڑی رقم کے ساتھ ساتھ خردہ لین دین کو بھی سنبھالا جا سکے۔ اسی طرح، اسٹیٹ بینک نے ڈجیٹل بینکنگ کے لیے لائسنسنگ اور ریگولیٹری فریم ورک بھی جاری کیا ہے۔ اس سلسلے میں، حال ہی میں اسٹیٹ بینک نے پہلے ڈجیٹل ریٹیل بینک (ڈی آر بی) کا لائسنس ایزی پیسہ ریٹیل بینک کو جاری کیا، جس کے تحت اسے کمرشل سرگرمیاں شروع کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔[7]

مزید برآں، راست کے مختلف ماڈیولز میں متعدد اصلاحات کی گئی ہیں، جس نے خدمات کا مسلسل تیسرا سال کامیابی کے ساتھ مکمل کیا۔ مثال کے طور پر، راست نے سینٹرل ڈیپازٹری کمپنی (سی ڈی سی) کے ساتھ شراکت داری کی تاکہ منافع منقسمہ کی ادائیگیاں بروقت فراہم اور پراسس کی جا سکیں۔ اس کے علاوہ، حکومت سے متعلقہ ادائیگیوں کو بھی راست کے ساتھ مربوط کیا گیا تاکہ کم لاگت اور بلاتعطل ادائیگی کی سہولت فراہم کی جاسکے۔ حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک نے عرب مانیٹری فنڈ (اے ایم ایف) کے ساتھ ایک مفاہمتی یادداشت (ایم او یو) پر دستخط کیے ہیں تاکہ راست کو بُونا—ایک سرحد پار ادائیگی کے نظام—کے ساتھ مربوط کیا جاسکے۔ خلیج تعاون کونسل (جی سی سی) ممالک سے رقوم کی ترسیل کو ہموار بنانے اور علاقائی انضمام کو بڑھانے کے لیے یہ بین الاقوامی ادائیگیوں کے لیے ایک اہم سنگِ میل ہے۔

غیر مالی کارپوریٹ شعبے[8] میں فروخت، آمدنی اور انٹرسٹ کوریج ریشو سے متعلق کلیدی مالیاتی اظہاریوں میں کچھ اعتدال دکھائی دیا، جو 2024ء کی پہلی ششماہی تک برقرار رہنے والی بلند شرح سود اور بڑے پیمانے کی اشیاسازی (ایل ایس ایم) کے شعبے کی کمزور کارکردگی کی وجہ سے تھا۔ تاہم، شعبے کی سیالیت اور ادائیگی قرض کی صلاحیت کی صورتِ حال مستحکم رہی اور اس نے مالی شعبے کے لیے اپنے واجبات بغیر کسی نمایاں دباؤ کے پورے کیے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ حالیہ مثبت پیش رفت اور ایکویٹی مارکیٹ میں اضافے کے نتیجے میں کمپنیوں کی قدرپیمائی میں بھی اضافہ ہوا، جس نے ان کی مجموعی مالی مضبوطی کو بڑھایا۔ ایل ایس ایم شعبوں میں ملا جلا رجحان دیکھا گیا، جہاں گاڑیوں اور ٹیکسٹائل کے شعبوں کی فروخت میں اضافہ ہوا، جبکہ سیمنٹ، کھاد، پیٹرولیم، بجلی کی پیداوار اور چینی کی فروخت میں کمی دیکھی گئی۔ بینکاری شعبے کے 30 اہم قرض گیر گروپس کا تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ 2024ء کے دوران قرضے کا معیار اور ادائیگی کی صلاحیت مستحکم رہی (دیکھیے **باب 7** اور **باکس 7.1**)۔

شکل 1 الف: مالی شعبے کی زدپذیری کا اشاریہ (ایف ایس وی آئی)

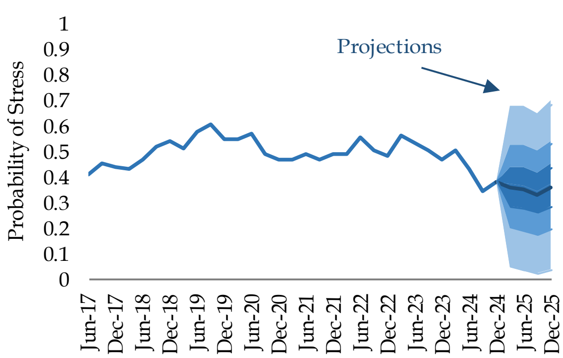

Source: SBP Staff estimates

مالی استحکام کے یکجا میٹرکس سے ظاہر ہوتا ہے کہ 2024ء میں مالی استحکام کے خطرات کم ہو گئے (دیکھیے **شکل 1 الف** اور **1 ب**)، جو بنیادی طور پر زری اور مالی محاذ پر مربوط پالیسی کے اثرات، پالیسی میں غیر یقینی صورتِ حال میں کمی، آئی ایم ایف کے ساتھ بروقت انتظامات، بیرونی کھاتے کی بہتر صورتِ حال، اور عالمی سطح پر اجناس کی سازگار قیمتوں کی بدولت ہوا۔

[7] https://www.sbp.org.pk/press/2025/Pr-28-Jan-2025.pdf

[8] یہ تجزیہ سال 2024ء کے پہلے 9 ماہ کے دوران 100 نمایاں فہرستی کمپنیوں کے مالیاتی اعدادوشمار پر مبنی ہے۔ یہ کمپنیاں فہرستی غیر مالی کمپنیوں کے کل اثاثوں کا 79 فیصد حصہ ہیں۔

مستقبل قریب میں مالی استحکام کے امکانات حوصلہ افزا ہیں۔ قومی سی پی آئی (12 ماہ کی متحرک اوسط) مسلسل کم ہو کر مارچ 2025ء میں 7.2 فیصد رہ گئی، جبکہ گذشتہ سال یہ 28.7 فیصد تھی۔ اس پیش رفت کے تناظر میں، زری پالیسی کمیٹی نے جنوری 2025ء میں پالیسی ریٹ کو مجموعی طور پر 1,000 بیسس پوائنٹس کم کر کے 12.0 فیصد کر دیا۔ یہ اقدام، بیرونی کھاتے کی بہتر صورتِ حال[9] اور مستحکم شرحِ مبادلہ کے ساتھ مل کر نجی شعبے کے قرض کی طلب کو مزید بڑھانے اور بینکوں کے قرض گیروں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کو بڑھانے میں مددگار ہوگا۔ مزید برآں، آئی ایم ایف کے پروگرام[10] کا تسلسل کلّی معاشی استحکام کی مزید معاونت کرے گا۔ حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ مارچ 2025ء میں آئی ایم ایف کے ای ایف ایف کے پہلے جائزے میں پروگرام کے نفاذ کو مستحکم قرار دیا گیا۔[11] اس پیش رفت کے سبب، اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں 41.4 فیصد اضافہ ہوا اور فروری 2025ء میں یہ 11.2 ارب ڈالر تک پہنچ گئے، جس سے روپے اور ڈالر کی برابری مستحکم رہی اور مالی صورتِ حال کی نرمی میں مزید مدد ملی۔ مزید برآں، مالیاتی یکجائی مسلسل جاری ہے[12]، جو مثبت اقتصادی توقعات کی حمایت کرتی ہے۔ یہ پیش رفت اعتمادِ کاروبار کے اشاریے (بی سی آئی) میں بھی دکھائی دی، جو اگست 2024ء سے مثبت زون میں برقرار ہے۔[13]

جنوری 2025ء میں کیے گئے اسٹیٹ بینک کے 15ویں نظامی خطرے کے سروے (ایس آر ایس) سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مارکیٹ کے شرکا کی کلّی معاشی خطرات (جیسے شرحِ مبادلہ کا خطرہ، مہنگائی، اور مالیاتی خسارہ) کے حوالے سے سوچ آئندہ چھ ماہ میں بہتر ہو سکتی ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ سائبر سیکیورٹی کے خطرے کو مالی استحکام کے لیے موجودہ پانچ بڑے خطرات میں شامل کیا گیا ہے (اسٹیٹ بینک کے نظامی خطرے کے سروے میں دیکھیے **باکس 1**)۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک سائبر سیکیورٹی کے خدشات کے حوالے سے محتاط ہے اور بینکوں کی سائبر مزاحمت کو مضبوط بنانے کے لیے متعدد اقدامات کر رہا ہے۔ درحقیقت، تکنیکی اختراع اب اسٹیٹ بینک کے وژن 2023 تا 28ء کے تحت ایک اسٹریٹجک تھیم ہے، اور اس میں جدت کے فروغ، ٹیکنالوجیوں کے استعمال، سائبر سیکیورٹی، اور ڈیٹا کی پرائیویسی پر زور دیا جا رہا ہے۔ اس مقصد کے لیے، اسٹیٹ بینک نے حال ہی میں ایک مخصوص سائبر رسک مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ (سی آر ایم ڈی) قائم کیا ہے تاکہ زیرِ ضابطہ اداروں کے سائبر سیکیورٹی کے خطرے کی بر مقام اور فاصلاتی نگرانی کو زیادہ توجہ کے ساتھ انجام دیا جا سکے۔[14]

شکل 1 ب: مالی شعبے کا نقشہ حرارت

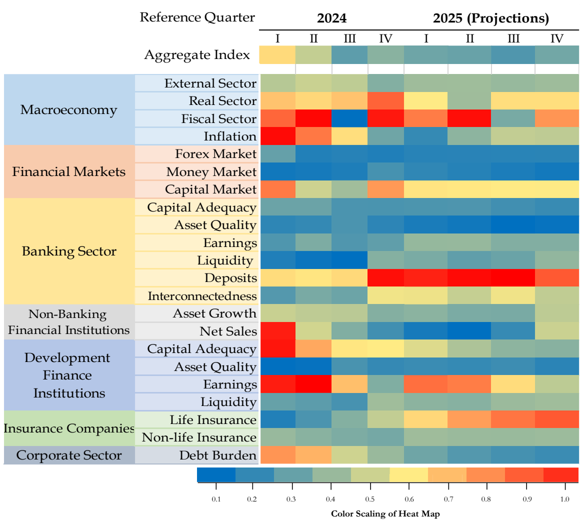

Source: SBP Staff Estimates

موجودہ دور میں مالی شعبے سمیت مختلف شعبوں میں مصنوعی ذہانت (اے آئی) کو تیزی سے اپنانے سے بے پناہ فوائد حاصل ہو رہے ہیں، تاہم یہ کچھ نئے خطرات کی موجب بھی بن رہی ہے۔ اس تناظر میں، اسٹیٹ بینک نے اپنے زیرِ ضابطہ اداروں کے مابین اے آئی کو اپنانے کے حوالے سے ایک سروے کروایا۔ سروے کے نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ تقریباً نصف مالی اداروں نے مالی خدمات میں اے آئی کا

---

[9] مالی سال 25ء کے جولائی تا مارچ کے دوران جاری کھاتہ 1.9 ارب ڈالر کے سرپلس میں رہا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.7 ارب ڈالر کا خسارہ ریکارڈ کیا گیا تھا۔

[10] پاکستان نے 25 ستمبر 2024ء کو توسیعی فنڈ سہولت (ای ایف ایف) کے تحت تقریباً 7 ارب ڈالر مالیت کے 37 ماہ کے توسیعی انتظام (Extended Arrangement) حاصل کیے۔

[11] https://www.imf.org/en/News/Articles/2025/03/14/pr-2564-pakistan-end-of-mission-statement-1st-rev-37-mo-extarrangement-under-eff-and-rsf

[12] مالی سال 25ء کے جولائی تا دسمبر کے دوران مالیاتی خسارہ (Fiscal Deficit) جی ڈی پی کے 1.2 فیصد کے مساوی رہا، جبکہ ابتدائی توازن جی ڈی پی کے 2.9 فیصد کے مساوی سرپلس میں رہا۔

[13] اعتمادِ کاروبار کا اشاریہ جولائی 2024ء کے علاوہ پورے 2024ء کے دوران 50 کی حدِ معیار (Threshold Level) سے اوپر رہا، جبکہ جولائی 2024ء میں یہ کم ہو کر 48.6 تک آ گیا تھا۔

[14] https://www.sbp.org.pk/bsd-1/2024/C1.htm

نفاذ کیا ہوا ہے یا اس کے پراسس میں ہیں۔[15] مزید برآں، سروے سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ زیرِ ضابطہ ادارے اے آئی کو مختلف مالی خدمات کے لیے استعمال کر رہے ہیں، جیسے فراڈ کی شناخت، کسٹمر سروسز، مارکیٹنگ، خطرہ قرض کا تجزیہ، اور پروسیس کی خودکاری وغیرہ۔ اس اہمیت کے پیشِ نظر، اسٹیٹ بینک اپنی 'مالی خدمات میں مصنوعی ذہانت کے ذمہ دارانہ استعمال کے رہنما خطوط' کی تشکیل کے حتمی مرحلے میں ہے، جس کا مقصد اے آئی پر مبنی مالی خدمات میں اعتماد، شفافیت اور جواب دہی کا فروغ، اور صارفین کے حقوق اور مفادات کا تحفظ ہے۔

عالمی ماحول ملکی معیشت کے لیے ایک مخلوط تصویر پیش کرتا ہے۔ عالمی سطح پر اجناس کی قیمتوں میں کمی کا رجحان ہے[16] اور ترقی یافتہ معیشتوں کے بڑے مرکزی بینک، علاوہ فیڈرل ریزرو، کلیدی شرحِ سود میں کمی جاری رکھے ہوئے ہیں۔[17] تاہم، امریکا کی جانب سے تجارتی پالیسی میں تبدیلی کا اثر فیڈرل ریزرو کی زری پالیسی اور عالمی مالی حالات پر پڑ سکتا ہے۔ مزید یہ کہ دیگر بڑی معیشتوں میں تامینی پالیسیوں کی طرف ممکنہ رجحان عالمی ترقی کے امکانات کو منفی طور پر متاثر کر سکتا ہے، جس کے اثرات پاکستان کی معیشت پر بھی مرتب ہو سکتے ہیں۔

اس بات پر بھی زور دینے کی ضرورت ہے کہ اگرچہ ملکی معیشت بتدریج بحالی کی راہ پر گامزن ہے، تاہم اس بحالی کو برقرار رکھنا نہایت اہم ہے، جو بنیادی طور پر ساختی اصلاحات میں مسلسل پیش رفت سے مشروط ہے، تاکہ بیرونی بفرز مضبوط کیے جا سکیں اور بیرونی مالکاری سے متعلق خطرات میں کمی لائی جا سکے۔

تیزی سے بدلتے ہوئے ملکی اور عالمی معاشی تناظر میں بینکاری شعبے کی مضبوطی کو یقینی بنانے کے لیے ایک فعال حکمتِ عملی مرتب کرنے کی غرض سے اسٹیٹ بینک باقاعدگی سے منظرنامے کا تجزیہ انجام دیتا ہے۔ موجودہ مشق کے لیے منظرناموں کی تشکیل میں ملکی و عالمی کُلی مالی عوامل سے پیدا ہونے والے فرضی دھچکوں کے ساتھ ساتھ موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کو بھی مدِنظر رکھا گیا ہے۔ دباؤ کی جانچ کے تازہ ترین نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ بالعموم بینکاری شعبہ اور بالخصوص نظامی اہمیت کے حامل بڑے بینک مضبوطی کا مظاہرہ کریں گے اور شدید نوعیت کے دھچکوں کو بھی برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ متوقع تین سالہ مدت کے دوران عام کاروباری حالات اور دباؤ والے کلّی معاشی منظرناموں دونوں میں شعبے کی مجموعی شرحِ کفایتِ سرمایہ کم از کم ضوابطی تقاضوں سے زائد رہنے کا امکان ہے (دیکھیے **باب 4**)۔ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ بہتر آپریٹنگ ماحول کے باعث حال ہی میں موڈیز نے پاکستان کے بینکاری شعبے کا منظرنامہ مستحکم سے مثبت کر دیا ہے۔[18]

اسٹیٹ بینک نے ایک جامع مائیکرو اور میکرو احتیاطی پالیسی فریم ورک مرتب کیا ہے، جس کا باقاعدگی سے جائزہ لیا جاتا ہے اور اسے مقامی حالات اور ابھرتی ہوئی بہترین عالمی روایات کے مطابق اپ ڈیٹ کیا جاتا ہے۔ اسی تناظر میں، اسٹیٹ بینک نے 2024ء میں متعدد اقدامات کیے۔ مثلاً، تصفیے اور بحران کے لیے تیاری کے فریم ورک کو مضبوط بنانے کے لیے بینکنگ کمپنیز آرڈیننس 1962ء (بی سی او) اور ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن (ڈی پی سی) ایکٹ 2016ء میں ترامیم نافذ کی گئیں۔ ان ترامیم کے تحت اسٹیٹ بینک کو ریزولوشن اتھارٹی مقرر کیا گیا اور مائیکروفنانس بینکوں (ایم ایف بیز) کو بی سی او کے ریزولوشن نظام کے دائرہ کار میں شامل کیا گیا، اور ریزولوشن ٹول کِٹ کو وسعت دی گئی۔ اسی طرح، اسٹیٹ بینک نے اپنے پالیسی اور ادارہ جاتی فریم ورک میں بھی اصلاحات کیں۔ بالخصوص، پریشانی کا شکار زیرِ ضابطہ اداروں کے حل کے لیے ایک فنانشل انسٹی ٹیوشنز ریزولوشن ڈیپارٹمنٹ قائم کیا گیا ہے۔ مزید برآں، ڈی پی سی ایکٹ کے تحت ڈپازٹ پروٹیکشن کی حد 0.5 ملین روپے سے بڑھا کر 1 ملین روپے کر دی گئی ہے۔

---

[15] 2024ء میں اسٹیٹ بینک نے 55 زیرِضابطہ اداروں (آر ایز) پر مشتمل ایک سروے کیا تاکہ پاکستان کے مالی خدمات کے شعبے میں مصنوعی ذہانت (اے آئی) کے موجودہ استعمال، اس سے متعلق چیلنجز اور مستقبل کے امکانات کا جائزہ لیا جا سکے۔ سروے میں شامل زیرِضابطہ اداروں میں کمرشل بینک (روایتی اور اسلامی)، مائیکروفنانس بینک، ڈجیٹل بینک، الیکٹرانک منی انسٹی ٹیوشنز (ای ایم آئیز) اور پیمنٹ سروس آپریٹرز / پیمنٹ سروس پرووائیڈرز شامل تھے۔

[16] عالمی بینک کے مطابق، مجموعی اجناس کی قیمتوں کے اشاریے میں 2025ء میں 6.0 فیصد کمی کی توقع ہے، جس کے نتیجے میں یہ 2020ء کے بعد اپنی کم ترین سطح پر پہنچ جائے گا۔ ماخذ: عالمی بینک، عالمی اقتصادی امکانات، جنوری 2025ء۔

[17] بینک آف انگلینڈ نے 6 فروری 2025ء کو بینک ریٹ میں مزید 25 بیسس پوائنٹس کی کمی کرتے ہوئے اسے 4.5 فیصد کر دیا۔ اسی طرح یورپی مرکزی بینک نے 30 جنوری 2025ء کو اپنی کلیدی شرحِ سود میں مزید 25 بیسس پوائنٹس کی کمی کی۔ تاہم، فیڈرل ریزرو نے 29 جنوری 2025ء کو اپنے تازہ ترین زری پالیسی فیصلے میں شرحِ سود کو برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا۔

[18] موڈیز نے فروری 2025ء میں پاکستان کے بینکاری منظرنامے کو اپ گریڈ کر دیا۔

مستقبل میں، اسٹیٹ بینک ابھرتے ہوئے خطرات کے مقابلے کے لیے مسلسل خبردار رہے گا اور مالی نظام کے استحکام کے تحفظ، مالی خدمات کی بلا تعطل فراہمی کو یقینی بنانے، اور پائیدار معاشی ترقی کی معاونت کے لیے بروقت پالیسی اقدامات جاری رکھے گا۔

باکس 1: اسٹیٹ بینک کا نظامیاتی خطرے کا سروے پندرھویں لہر (جنوری 2025ء)

اسٹیٹ بینک نے اپنے ششماہی نظامیاتی خطرے کے سروے (ایس آر ایس) کی پندرھویں لہر جنوری 2023ء میں مکمل کی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ مارکیٹ کے شرکا سے مالی نظام کو درپیش مختلف خطرات کے حوالے سے تاثرات معلوم کیے جائیں اور مالی نظام کے استحکام پر ان کے اعتماد کو جانچا جاسکے۔ سروے میں حال اور مستقبل (اگلے چھ ماہ کے دوران) کے بارے میں خطرے کے پانچ وسیع زمروں یعنی عالمی، کلی معاشی، مالی منڈیاں، ادارہ جاتی اور عمومی خطرے پر شرکا کے تاثرات معلوم کیے گئے۔

ایس آر ایس کی موجودہ لہر کے جواب دہندگان میں مالی اداروں کے سینئر عہدیدار، مالی جرنلسٹ، اور دیگر شامل تھے۔ موجودہ لہر میں شرکا کی مجموعی تعداد 119 تھی جبکہ جولائی 2024ء میں یہ 135 تھے، نیز جوابات کی شرح 54 فیصد تھی۔

نتائج کا خلاصہ:

1۔ فی الوقت مجموعی طور پر جواب دہندگان "عمومی خطرے"، "کُلی معاشی" اور "عالمی" زمروں کو اہم ترین کا درجہ دیتے ہیں۔ (شکل الف)۔ "عمومی خطرے" کے حوالے سے تاثرات کی تشکیل "پاکستان کے جغرافیائی سیاسی خطرات" اور "دہشت گردی" کے باعث ہوئی۔ یہ تاثر اگلے چھ ماہ تک برقرار رہے گا کیونکہ تمام پانچ اہم خطراے کے زمروں میں خطرے کے بارے میں تاثرات پست ہیں (**شکل ب**)۔

2۔ موجودہ اہم خطرات کے لحاظ سے، سب سے اہم پانچ خطرات (نزولی ترتیب میں) یہ ہیں: "سائبر سیکیورٹی"، "سیاسی غیر یقینی صورتِ حال"، "پاکستان کے جغرافیائی سیاسی خطرات"، "بڑھتا ہوا مالی خسارہ" اور "پست ملکی آمدنی"۔ اگلے چھ ماہ کے دوران، ان زمروں کے بارے میں خطرے کے تاثرات عام طور پر کم ہونے کی توقع ہے۔ (**شکل ج**)۔

3۔ جواب دہندگان بینکاری نظام کے استحکام کے ساتھ ساتھ پاکستان کے پورے مالی شعبے پر اپنے اعتماد کا اظہار کرتے رہے۔ جواب دہندگان کی بڑی تعداد نے مالی نظام کے استحکام کو یقینی بنانے کے لیے ضابطہ کار (اسٹیٹ بینک) کی صلاحیت پر بھی اعتماد کا اظہار کیا۔ (**شکل د**)۔

4۔ گذشتہ تین لہروں (تیرھویں، چودھویں، اور پندرھویں) کے نتائج کے موازنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ خطرے کی مختلف جہتوں کے حوالے سے جواب دہندگان کا خطرے کا تاثر بڑھ گیا ہے۔ تاہم شرحِ سود، توانائی کے بحران اور توازنِ ادائیگی میں خطرے کے تاثر میں نمایاں بہتری دکھائی دی۔ (**شکل ہ**)۔

شکل الف: نظامیاتی خطرے کے اسباب کے بارے میں رائے- فیصد

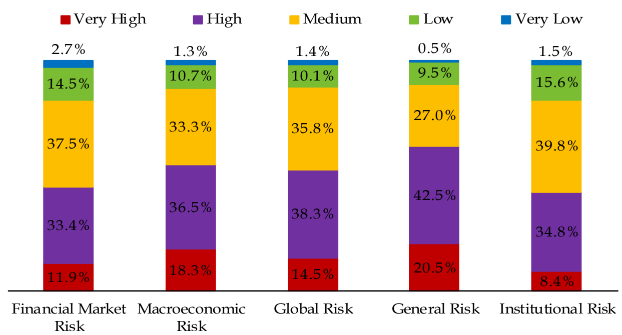

شکل ب: نظامیاتی خطرے کے اسباب کے بارے میں رائے- اگلے چھ ماہ

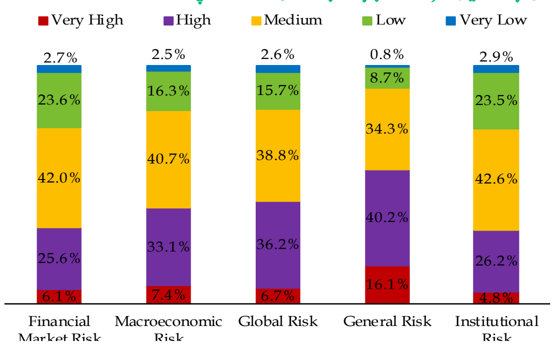

شکل ج: بتائے گئے 10 اہم خطرات

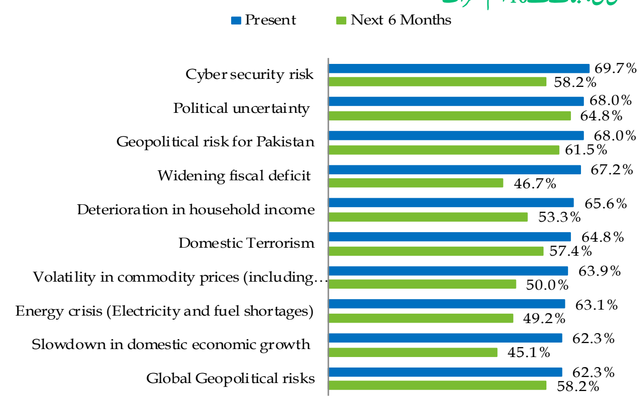

شکل د: مالی استحکام پر اعتماد

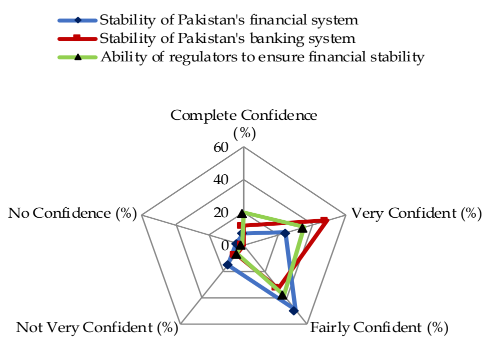

شکل ہ: اسٹیٹ بینک کے نظامیاتی خطرے کے سروے کے نتائج کا موازنہ (تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں لہر)

Risk Categories		Wave: 15th (Jan-25)	14th (Jul-24)	13th (Jan-24)
		Percent (Average)		
Global	Slowdown in global growth	2.49	2.48	2.46
	Sovereign default	2.95	2.82	2.78
	Lack of funding from abroad	2.20	2.06	1.97
	Volatility in commodity prices	2.19	2.02	1.89
Macroeconomic	Slowdown in domestic growth	2.22	2.01	2.00
	Increase in domestic inflation	2.34	2.04	1.82
	Widening fiscal deficit	2.15	1.99	1.82
	Deterioration of BoP	2.30	1.98	1.89
	Sovereign rating downgrade	2.61	2.32	2.26
	Slowdown in corporate sector growth	2.38	2.30	2.27
	Slowdown in infrastructure development	2.68	2.46	2.52
	Deterioration in household savings	2.18	1.93	1.82
	Volatility in real estate prices	2.89	2.71	2.80
	Energy crisis	2.28	1.87	1.89
	Political uncertainty	2.07	1.98	1.84
Financial Market	Foreign exchange rate	2.25	2.00	1.74
	Equity price	2.82	2.63	2.61
	Interest rate	2.75	2.32	2.13
	Liquidity	2.68	2.47	2.34

Risk Categories		Wave: 15th (Jan-25)	14th (Jul-24)	13th (Jan-24)
		Percent (Average)		
Institutional	Regulatory	2.73	2.63	2.63
	Legal	2.86	2.85	2.88
	Asset quality deterioration	2.52	2.39	2.20
	Shortfall in capital requirement	2.66	2.46	2.45
	Access to funding (deposit mobilization & borrowings)	2.78	2.68	2.64
	Excessive private sector credit	2.86	2.81	2.78
	Concentration risk in PSC	2.73	2.78	2.74
	Concentration risk in mutual fund	2.90	3.06	3.07
	Operational risk	2.64	2.63	2.70
	Cyber security risk	2.12	2.27	2.21
	Disruption in financial market	2.76	2.68	2.72
General	Terrorism	2.28	2.29	2.34
	Geopolitical risks for Pakistan	2.21	2.21	2.08
	Natural disasters/ Increasing threat of climate change	2.39	2.11	2.18
	Social unrest	2.40	2.21	2.24

5 — 3 — 1

Very Low — Medium — Very High